Regd No L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفضلَ بیدِ اللّٰہِ یُؤتیہِ من یشاء ÷ عسٰی اَن یبعثک ربّک مقامًا محمودًا

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

فی پرچہ ۱ ار

بروز جمعہ ۱۹ شعبان ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۳/۸ | ۲۳ شہادت ۱۳۳۳ ہش - ۲۳ اپریل ۱۹۵۴ء | نمبر ۳۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاعات

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب نے مندرجہ ذیل اطلاعات بھیجی ہیں:۔

ربوہ ۲۰ اپریل۔ کل حضور کو ٹمپریچر روز کی نسبت زیادہ رہا۔ یعنی ۹۹ء۰ تک ہو گیا تھا۔ ضعف میں نسبتاً افاقہ رہا۔ اور زخم کی جگہ درد میں بھی کمی رہی۔ پیشاب میں شوگر نہیں پائی گئی۔

ربوہ ۲۱ اپریل۔ کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ ٹمپریچر بھی کم رہا۔ یعنی ۹۸ء۹ تک تھوڑی دیر کے لئے ہوا۔ زخم کے مقام پر درد میں بھی بہت افاقہ رہا۔ اور پیشاب میں شوگر بھی نہیں پائی گئی۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

ہندوستان کو چاہیئے کہ پاکستان نے اس کی طرف دوستی کا جو ہاتھ بڑھایا ہے وہ اسے قبول کرے

پنڈت نہرو نے خود ہی کشمیر میں عام رائے شماری کی تجویز پیش کی تھی

پارلیمنٹ میں وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر

کراچی ۲۳ اپریل۔ آج پارلیمنٹ میں کشمیر پر دو روزہ بحث ختم ہو گئی۔ آخری تقریر وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کی۔ آپ نے ایوان کے معزز ارکان کی اس رائے سے اتفاق کیا۔ کہ ہندوستان نت نئے بہانوں کی آڑ لے کر اپنے ان معاہدوں اور ذمہ داریوں سے منحرف ہونا چاہتا ہے۔ جو اس نے کشمیر میں رائے شماری کرانے کیلئے قبول کی تھیں۔ آپ نے ممبران کی اس رائے سے بھی اتفاق کیا۔ کہ پاکستان نے ہمیشہ پُر امن طریقہ سے یہ مسائل طے کرانے کی ہر ممکن کوششیں کی ہیں۔ وزیر اعظم پاکستان نے اس غرض کے لئے ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو سے کئی ملاقاتیں کیں۔ انہوں نے ہر موقعہ پر نرمی اور مصالحت سے کام لینا چاہا۔ حتیٰ کہ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے۔ کہ انہوں نے ضرورت سے زیادہ مفاہمت کا اظہار کیا۔ اب ہندوستان کا کام ہے۔ کہ پاکستان نے اس کی طرف دوستی کا جو ہاتھ بڑھایا ہے۔ وہ اسے قبول کرے اور کشمیر کے جھگڑے کو طے کر کے وہاں کے باشندوں کو غلامی سے نجات دے۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا۔ ہندوستان نے اب تازہ ترین بہانہ پاکستان کے لئے فوجی امداد کو بنایا ہے۔ حالانکہ جس قانون کے تحت پاکستان کو یہ امداد ملنے والی ہے۔ وہی جارحانہ اقدام کے خلاف ایک مضبوط ضمانت ہے۔ آپ نے کہا۔ اگر ہندوستان کو بھی اسی قسم کی امداد ملے۔ تو پاکستان کو بہت خوشی ہوگی۔ اور وہ اپنے آپ کو اور زیادہ محفوظ سمجھنے لگے گا۔ آپ نے توجہ دلائی کہ پنڈت نہرو نے خود ہی کشمیر میں عام رائے شماری کی تجویز پیش کی تھی۔ پاکستان کا صرف یہ مطالبہ ہے۔ کہ ہندوستان اپنے وعدے کو پورا کرے۔ اور کشمیر میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کا بندوبست کرے۔ ہندوستان کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ کشمیر کے عوام اس کے ساتھ ہیں۔ اگر وہ اپنے آپ کو اس دعویٰ میں حق پر سمجھتا ہے۔ تو اسے کشمیر میں جلد از جلد رائے شماری کا بندوبست کرانا چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح تمام دنیا کو ہندوستان کی صداقت پر [illegible] ہونے کا علم ہو جائے گا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ طاقت کے ذریعہ کشمیر پر قابض رہنا چاہتا ہے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا۔ پنڈت نہرو بار بار کہتے رہتے ہیں۔ کہ دونوں ملکوں کو آپس میں جنگ نہ کرنے کا اعلان کرنا چاہیئے۔ آپ نے کہا۔ اس تجویز کا مقصد یہ ہے۔ کہ دونوں ملکوں کے درمیان تشویش کم ہو۔ اور باہمی اعتماد پیدا ہو۔ لیکن یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے کوئی ٹھوس قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔ سب سے پہلے یہ تجویز قائد ملت خان لیاقت علی خاں کے زمانہ میں پیش کی گئی تھی۔ اس کا انہوں نے یہ جواب دیا تھا۔ کہ دونوں ملکوں کو اس سلسلہ میں کسی لائحہ عمل پر کاربند ہونا چاہیئے۔ جس کی وجہ سے وہ جھگڑے طے ہو جائیں۔ جو آپس میں کشیدگی کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ لیکن پنڈت نہرو اس امر پر تو تیار نہیں ہوتے۔ کہ کشیدگی کے اسباب دور کئے جائیں۔ لیکن جنگ نہ کرنے کے معاہدہ پر برابر زور دیئے جاتے ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ ہندوستان کو کشمیر میں کچھ کھونا نہیں ہے۔ لیکن پاکستان کے کشمیر سے تمدن۔ مذہب اور خون کے رشتے ہیں۔ اس لئے وہ اسے آزاد کرانے کی کوششوں میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرے گا۔ بحث میں کئی اور ممبروں نے بھی حصہ لیا اور کشمیر کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے مختلف تجاویز پیش کیں۔

زبان کے بارہ میں اختلافات دور نہ ہونے پر دستور ساز اسمبلی کا

اجلاس پھر ملتوی کر دیا گیا

کراچی ۲۲ اپریل۔ آج دستور ساز اسمبلی کا اجلاس دوبارہ شروع ہوا۔ مگر کسی کارروائی کے بغیر پیر تک ملتوی ہو گیا۔ اجلاس کا التوا مسٹر غیاث الدین پٹھان کی تجویز پر ہوا۔ آپ نے ایوان کے سامنے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ چونکہ ابھی تک .... زبان کے متعلق اختلاف دور نہیں ہوا۔ اس لئے اختلاف سے پیدا شدہ صورت حال کے پیش نظر دستور ساز اسمبلی کا اجلاس ملتوی کر دیا جائے۔ ادھر آج کراچی میں مسلم لیگ پارلیمنٹری پارٹی نے بنگالی کو بھی ملک کی ایک سرکاری زبان بنانے کے فیصلہ کے خلاف احتجاج کے طور پر ہڑتال رہی۔ آج تیسرے پہر ایک جلوس نکالا گیا۔ جس کی قیادت ڈاکٹر عبدالحق نے کی۔ بعد میں ڈاکٹر عبدالحق کی قیادت میں ہی ایک وفد نے زبان کے بارہ میں وزیر اعظم مسٹر محمد علی سے بات چیت کی۔

شیخ عبداللہ اودھم پور جیل سے منتقل کر دیئے گئے

مظفر آباد ۲۲ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر اعظم شیخ عبداللہ اور سابق وزیر مال مرزا افضل بیگ کو اودھم پور جیل سے کسی اور جگہ منتقل کر دیا گیا ہے۔

پشاور میں خواجہ شہاب الدین کا قبائلی جرگہ سے خطاب

پشاور ۲۲ اپریل۔ گورنر سرحد خواجہ شہاب الدین نے قبائلیوں کو یقین دلایا ہے۔ کہ پاکستان کشمیریوں کو حق خود اختیاری دلانے کے لئے برابر جدوجہد جاری رکھے گا۔ آج پشاور میں انہوں نے بالائی مہمند قبیلہ کے ایک جرگہ سے خطاب کیا۔ جرگہ نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ مسئلہ کشمیر کو جلد از جلد حل کیا جائے۔ جرگہ نے ترکی اور پاکستان کے باہمی معاہدے کا بھی ذکر کیا تھا۔ اور اس پر اطمینان کا اظہار کیا تھا۔

خواجہ شہاب الدین نے جواب میں کہا۔ کہ مسلمانوں میں ان دونوں ملکوں کے قریب تر ہونے کی جو خواہش تھی۔ وہ پوری ہو گئی۔ حکومت دیگر اسلامی ملکوں سے اور زیادہ گہرے تعلقات رکھنے کی بھی پوری کوشش کر رہی ہے۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں شاہ عراق پاکستان کا دورہ کر چکے ہیں۔ اور شاہ سعود دورہ کر رہے ہیں۔ خواجہ شہاب الدین نے کہا۔ کہ حکومت ملک کے کسی قسم کے طبقہ میں کسی قسم کا امتیاز روا نہیں رکھتی۔ اس کی پالیسی یہ ہے کہ تمام لوگوں کے لئے خواہ وہ پہاڑی علاقہ کے ہوں۔ یا میدانی علاقے کے متوازی قسم کے منصوبے تیار کئے جائیں۔

شاہ سعود کراچی واپس پہنچ گئے

کراچی ۲۲ اپریل۔ شاہ سعود لاہور میں چالیس گھنٹے قیام کرنے کے بعد آج کراچی واپس پہنچ گئے۔ گورنر جنرل اور گورنر سندھ بھی آپ کے ہمراہ کراچی چلے گئے۔ کل رات حکومت پنجاب کی طرف سے آپ کو بہت سے تحائف پیش کئے گئے۔ آپ نے بھی حکومت کو اپنی طرف سے بہت سے تحائف پیش کئے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے الانصاف پریس سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

کلام النبی صلے اللہ علیہ وسلم

پانی نہ ملنے پر تیمم کی آیت کا نزول

عن عائشة انها استعارت من اسماء قلادة فهلكت فبعث رسول الله صلے الله عليه وسلم رجلاً فوجدها فادركتهم الصلوة وليس معهم ماء فصلوا فشكوا ذالك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فانزل الله اية التيمم فقال اسيد بن حضير لعائشة جزاك الله خيراً فوالله ما انزل بك امر تكرهينه الا جعل الله ذالك لك وللمسلمين فيه خيراً (صحیح بخاری)

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ انہوں نے اسماءؓ سے ایک ہار عاریۃً لیا وہ گم ہوگیا پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو بھیجا کہ وہ اسے تلاش کرے۔ اس اثناء میں نماز کا وقت آگیا۔ اور لوگوں کے پاس پانی نہ تھا۔ انہوں نے نماز پڑھی۔ اور اس بات کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور شکایت کی۔ پس اللہ نے اس موقعہ پر تیمم کی آیت نازل فرمائی۔ اس وقت اسید بن حضیر نے حضرت عائشہؓ کو کہا کہ اللہ تعالےٰ آپ کو بہتر جزا دے۔ خدا کی قسم آپ پر کبھی کوئی ناگوار بات نہیں آئی مگر خدا نے اس میں آپ کے لئے اور مسلمانوں کے لئے بہتری پیدا کر دی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

انسان کیلئے دو جنتیں

"قرآن کریم کی تعلیم سے پایا جاتا ہے کہ انسان کے لئے دو جنت ہیں۔ جو شخص خدا سے پیار کرتا ہے۔ کیا وہ ایک جلنے والی زندگی میں رہ سکتا ہے؟ جب اس جگہ ایک حاکم کا دوست دنیوی تعلقات میں ایک قسم کی بہشتی زندگی میں ہوتا ہے۔ تو کیوں نہ ان کے لئے جنت کا دروازہ کھلے۔ جو اللہ کے دوست ہیں۔ اگرچہ دنیا پر از تکلیف و مصائب ہے لیکن کسی کو کیا خبر وہ کیسی لذت اٹھاتے ہیں۔ اگر ان کو رنج ہو تو آدھ گھنٹہ تکلیف اٹھانا بھی مشکل ہے۔ حالانکہ وہ تو تمام عمر تکلیف میں رہتے ہیں۔ ایک زمانہ کی سلطنت ان کو دے کر ان کو اپنے کام سے روکا جائے۔ تو کب کسی کی سنتے ہیں۔ اسی طرح خواہ مصیبت کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں وہ اپنے ارادہ کو نہیں چھوڑتے۔" (ملفوظات)

پتہ مطلوب ہے

بابو احمد جان صاحب جو پہلے لکھنؤ میں ہوتے تھے۔ ان کا پتہ ایک صاحب کو درکار ہے اگر کسی دوست کو معلوم ہو تو نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ ناظر امور عامہ ربوہ

بقیہ درخواستہائے دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں اور اب بوجہ بخار و پیچش کی وجہ سے زیادہ کمزور ہوگئی ہیں۔ احباب ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔

(خاکسار محمد طفیل دیہاتی جنرل سٹورز ریل بازار اوکاڑہ)

میری والدہ صاحبہ کو لقوہ ہو جانے کی وجہ سے پٹھوں میں بہت تکلیف ہے۔ احباب ان کے لئے درد دل سے دعائے صحت فرمائیں۔ نیز میں بھی عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہوں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (نذیر احمد دکاندار چوڑ کانہ منڈی)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ارشاد فرمودہ

جماعت احمدیہ کے لئے نئے سال کا پروگرام

(۱) ہر تعلیم یافتہ مرد اور ہر تعلیم یافتہ عورت جماعت کے کسی ایک مرد یا عورت کو جو پڑھنا لکھنا نہیں جانتے معمولی لکھنا پڑھنا سکھا دے۔"

(۲) جماعت کا ہر فرد چھوٹا ہو یا بڑا عورت ہو یا مرد تحریک جدید میں حصہ لے ..... جماعت کا کوئی فرد تحریک جدید سے باہر نہ رہ جائے۔"

(۳) ہر احمدی زمیندار جو فصل تمام طور پر کاشت کرتا ہے وہ اس کا ½ فیصدی زیادہ بوئے اور اس کی آمدنی تحریک جدید میں دے۔"

(۴) ہر احمدی اپنے ہاتھ سے کچھ نہ کچھ زائد کام کرے۔ اور اس سے جو آمد ہو وہ اشاعت اسلام کے لئے دے۔"

یہ پروگرام ہیں نے جماعت کے لئے تجویز کیا ہے ..... سلسلہ کے مبلغ جس جگہ جائیں وہ لوگوں کو اس کی ترغیب دلائیں۔ اور لوگوں سے سو فی صدی اس پروگرام پر عمل کرانے کی کوشش کریں۔ اور جماعت کے سکرٹری اور پریذیڈنٹ صاحبان ذمہ داری سے کام لیں۔ اور جماعت کے تمام افراد سے اس پر عمل کرائیں۔ (ادارہ)

شادی کی تقریب اور درخواست دعا

میں اپنے بھانجے عزیزم علی محمد صاحب نجم واقف زندگی کی شادی میں شمولیت کے لئے کریم نگر ضلع تھرپارکر سندھ آیا تھا۔ نجم صاحب کا نکاح گزشتہ سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ناصر آباد سندھ میں سردار محمد دین صاحب ساکن کنری کی دختر نیک اختر سے پڑھا تھا۔ ۲۵ مارچ کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو بابرکت بنائے آمین جلال الدین شمس

درخواستہائے دعا

میرا لڑکا عزیزی خالد سیف اللہ خان متعلم بی ایس انجینئرنگ مغلپورہ کالج لاہور چھ روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے بخار بہت تیز ہے اور اس کا فائنل امتحان ۱۹۵۴ کو شروع ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔۔ خاکسار محمد یعقوب خان سب انسپکٹر کواپریٹو سوسائیٹز (سابق گل منج) محلہ منصور آباد۔ منظور شاہ منزل لائل پور (۲) میری اہلیہ عرصہ سے بیمار ہے احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ کیپٹن چوہدری ہدایت اللہ محمود آباد اسٹیٹ سندھ (۳) میری اہلیہ قریباً چھ ماہ سے مرض کھانسی میں مبتلا ہے بہت کچھ علاج کیا گیا۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار غلام قادر شرق از سکندر آباد دکن (۴) حکیم عطاء الرحمن صاحب سیکرٹری مال چھ سات روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ قاضی محمد ابراہیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کھودیاں (۵) میری والدہ اور ہمشیرہ صاحبہ قادیان میں چند روز سے زیادہ بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ ناصر احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوہاٹ (۶) میں نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ بشیر احمد منٹگمری (۷) میری اہلیہ صغراں بیگم مدت سے خرابی جگر اور بواسیر کی مرض میں مبتلا ہے۔ کمزوری حد سے بڑھتی چلی جا رہی ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ شیخ بشیر احمد لیدر مرچنٹ اوکاڑہ (۸) میرا لڑکا رشید احمد صابر اور بھتیجہ عبد الغفور زاہد اس سال ایف۔ ایس سی کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ روشن دین زرگر اوکاڑہ (۹) خاکسار کا بھتیجہ محمد ابراہیم لمبے عرصہ سے بیمار ہے۔ پیٹ کی خرابی کی وجہ سے اپریشن بھی کرایا گیا۔ لیکن اس کی صحت ٹھیک نہیں رہی۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد عبد اللہ خان پاکستان سگنل کوئٹہ بلوچستان (۱۰) بندہ کی نواسی عائشہ کچھ عرصہ سے بعارضہ جلدی بیماری بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ دیانت خاں لاہور چھاؤنی

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۵۲ء

مظلومی بھی ایک بہت بڑی طاقت ہے

ہم نے الفضل کی ایک قریبی گذشتہ اشاعت میں ان بے پناہ مظالم کا تھوڑا سا حال بیان کیا تھا۔ جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اولین صحابہ کرامؓ پر مکہ ان کے پیارے وطن میں کئے جاتے تھے۔ انہی واقعات میں سے حضرت عمرؓ کے قبول اسلام کا واقعہ بھی ہے۔ ذیل میں ہم اس واقعہ کو دیباچہ تفسیر القرآن میں سے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تصنیف ہے نقل کرتے ہیں:۔

"عمرؓ جو بعد میں اسلام کے دوسرے خلیفہ ہوئے۔ اور جو اسلام کے ابتدائی زمانہ میں شدید ترین دشمنوں میں سے تھے۔ ایک دن بیٹھے بیٹھے ان کے دل میں خیال آیا۔ کہ اس وقت تک اسلام کے مٹانے کے لئے بہت کچھ کوششیں کی گئی ہیں۔ مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ کیوں نہ اسلام کے بانی کو قتل کر دیا جائے۔ اور اس فتنہ کو ہمیشہ کے لئے مٹا دیا جائے۔ یہ خیال آتے ہی انہوں نے تلوار اٹھائی۔ اور گھر سے نکلے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں چل کھڑے ہوئے۔ راستہ میں ان کا کوئی دوست ملا۔ اور اس حالت میں دیکھ کر کچھ حیران ہوا۔ اور آپ سے سوال کیا کہ عمر! کہاں جا رہے ہو۔ عمرؓ نے کہا میں محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو قتل کرنے کے لئے جا رہا ہوں۔ اس نے آگے سے کہا۔ کیا تم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو قتل کر کے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے قبیلہ سے محفوظ رہ سکو گے؟ اور ذرا اپنے گھر کی تو خبر لو۔ تمہاری بہن اور تمہارا بہنوئی بھی مسلمان ہو چکے ہیں۔ یہ خبر حضرت عمرؓ کے سر پر بجلی کی طرح گری۔ انہوں نے سوچا۔ میں جو اسلام کا بدترین دشمن ہوں۔ میں جو محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مارنے کے لئے جا رہا ہوں۔ میری ہی بہن اور میرا ہی بہنوئی اسلام قبول کر چکے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو پہلے مجھے اپنی بہن اور اپنے بہنوئی سے نپٹنا چاہیئے۔ یہ سوچتے ہوئے وہ اپنی بہن کے گھر کی طرف چلے۔ جب دروازہ پر پہنچے۔ تو انہیں اندر سے خوش الحانی سے کسی کلام کے پڑھنے کی آوازیں آئیں۔ یہ پڑھنے والے خباب رضؓ تھے۔ جو ان کی بہن اور ان کے بہنوئی کو قرآن شریف سکھا رہے تھے۔ عمرؓ تیزی سے گھر میں داخل ہوئے۔ ان کے پاؤں کی آہٹ سن کر خباب رضؓ جھٹ کسی کونہ میں چھپ گئے۔ اور ان کی بہن نے جن کا نام فاطمہ رضؓ تھا۔ قرآن شریف کے وہ اوراق جو اس وقت پڑھے جا رہے تھے۔ چھپا دیئے۔ حضرت عمرؓ کمرہ میں داخل ہوئے۔ تو غصہ سے پوچھا۔ میں نے سنا ہے۔ تم اپنے دین سے پھر گئے ہو۔ اور یہ کہہ کر اپنے بہنوئی پر جو ان کے چچازاد بھائی بھی تھے۔ حملہ آور ہوئے۔ فاطمہ رضؓ نے جب دیکھا۔ کہ ان کے بھائی عمرؓ ان کے خاوند پر حملہ کرنے لگے ہیں۔ تو وہ دوڑ کر اپنے خاوند کے آگے کھڑی ہو گئیں۔ عمرؓ ہاتھ اٹھا چکے تھے۔ ان کا ہاتھ زور سے ان کے بہنوئی کے منہ کی طرف آ رہا تھا اور اب اس ہاتھ کو روکنا ان کی طاقت سے باہر تھا۔ مگر اب ان کے ہاتھ کے سامنے ان کے بہنوئی کی بجائے ان کی بہن کا چہرہ تھا۔ عمرؓ کا ہاتھ زور سے فاطمہ رضؓ کے چہرہ پر گرا۔ اور فاطمہ رضؓ کے ناک سے خون کے تراڑے بہنے لگے۔ فاطمہ رضؓ نے مار تو کھائی۔ مگر دلیری سے کہا۔ عمر! یہ بات سچ ہے۔ کہ ہم مسلمان ہو چکے ہیں۔ اور یاد رکھیئے ہم اس دین کو نہیں چھوڑ سکتے۔ تم سے جو کچھ ہو سکتا ہو کر لو۔ عمرؓ ایک بہادر آدمی تھے۔ ظلم نے ان کی بہادری کو مٹا نہیں دیا تھا۔ ایک عورت اور پھر اپنی بہن کو اپنے ہی ہاتھ سے زخمی دیکھا۔ تو شرمندگی اور ندامت سے گھڑوں پانی پڑ گیا۔ بہن کے چہرہ سے خون بہہ رہا تھا۔ مگر عمرؓ کے دل سے اب ان کا غصہ دور ہو چکا تھا۔ اپنی بہن سے معافی مانگنے کی خواہش زور پکڑ رہی تھی۔ اور تو کوئی بہانہ نہ سوجھا۔ بہن سے بولے اچھا! لاؤ مجھے وہ کلام تو سناؤ۔ جو تم لوگ ابھی پڑھ رہے تھے۔ فاطمہ رضؓ نے کہا۔ میں نہیں دکھاؤں گی۔ کیونکہ تم ان اوراق کو ضائع کر دوگے۔ عمرؓ نے کہا۔ نہیں بہن میں ایسا نہیں کروں گا۔ فاطمہ رضؓ نے کہا۔ تم تو نجس ہو۔ پہلے غسل کرو۔ پھر دکھاؤں گی۔ عمرؓ ندامت کی شدت کی وجہ سے سب کچھ کرنے کے لئے تیار تھے۔ وہ غسل پر بھی راضی ہو گئے۔ جب غسل کر کے واپس آئے۔ تو فاطمہ رضؓ نے ان کے ہاتھ میں قرآن کریم کے اوراق دے دیئے۔ یہ قرآن کریم کے اوراق سورہ طٰہٰ کی کچھ آیات تھیں۔ جب وہ اسے پڑھتے ہوئے اس آیت پر پہنچے

انی انا اللہ لا الٰہ الا انا فاعبدنی واقم الصلوٰۃ لذکری۔ ان الساعۃ اٰتیۃ اکاد اخفیھا لتجزیٰ کل نفس بما تسعیٰ (سورہ طٰہٰ ع ۱) یقیناً میں ہی اللہ ہوں۔ اور کوئی معبود نہیں صرف میں ہی معبود ہوں۔ پس اے مخاطب میری عبادت کر۔ اور نماز پڑھ۔ اور اپنے دوسرے سامقبول کے ساتھ مل کر میری عبادت کو قائم کر۔ رسمی عبادت نہیں بلکہ میری بزرگی کو دنیا میں قائم کرنے والی عبادت۔ یاد رکھو کہ اس کلام کو قائم کرنے والی گھڑی آ رہی ہے۔ میں اس کے ظاہر کرنے کے سامان پیدا کر رہا ہوں۔ جن کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہر ایک جان کو جیسے جیسے وہ کام کرتی ہے۔ اس کے مطابق بدلہ مل جائے گا۔

حضرت عمرؓ جب اس آیت پر پہنچے۔ تو بے اختیار ان کے منہ سے نکل گیا۔ یہ کیسا عجیب اور پاک کلام ہے۔"

اس واقعہ سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ کسی کے دل کو پھیرنا چاہتا ہے۔ تو ایک ذرا سا واقعہ بھی اپنا کام کر جاتا ہے۔ حضرت عمر جو اتنا بڑا کام سر انجام دینے کے لئے نکلے تھے۔ کہ اس ذات اقدسؐ کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیں۔ جو ان کے خیال میں نعوذ باللہ فتنہ کا باعث تھی۔ ایک کمزور عورت کے دلیرانہ مقابلہ میں شکست کھا گئے۔ اور بجائے فاتح کے مفتوح ہو گئے۔ وہاں اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مظلومی بھی ایک بہت بڑی طاقت ہے۔ خاصکر اس وقت جب مظلوم دلیری سے ظالم کے تمام ظلم برداشت کرنے کے لئے جرأت سے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے۔ اور اپنے عقیدہ سے بال بھر متزلزل نہیں ہوتا۔ حضرت عمرؓ اتنے بڑے شجاع تھے۔ کہ اکیلے ہی تلوار لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرنے کے لئے چل کھڑے ہوئے تھے۔ لیکن جب ان کا ٹکراؤ کمزور مگر جرأت مندانہ مظلومی سے ہوا۔ تو ظلم وستم کی تلوار خود بخود ان کے ہاتھ سے گر گئی۔ اور ان کی طبیعت میں اس طرح انقلاب آیا۔ جس طرح ایک سنگین چٹان سے ٹکرا کر دریا کا منہ پھر جاتا ہے۔ جس طرح زلزلہ سے زمین کا خطہ تہ وبالا ہو جاتا ہے۔

حضرت فاطمہ حضرت عمرؓ کی بہن بے شک ایک کمزور عورت تھی۔ حضرت عمر اس کو نہیں بلکہ اس کے خاوند کو تھپیڑ مارنا چاہتے تھے۔ مگر وہ دلیری سے آگے بڑھتی ہے۔ اور وہ تھپیڑ خود اپنے منہ پر کھاتی ہے۔ اس کی ناک سے خون کے تراڑے بہہ رہے ہیں۔ مگر یہ نہیں۔ وہ دلیری سے اپنے بھائی کو مخاطب کرتی ہے۔

"عمر! یہ بات سچ ہے: کہ ہم مسلمان ہو چکے ہیں۔ اور یاد رکھیئے ہم اس دین کو نہیں چھوڑ سکتے۔ تم سے جو کچھ ہو سکتا ہے کر لو"۔ اس نے کہا۔ "تم سے جو ہو سکتا ہے کر لو" حضرت عمرؓ تو گھر سے خونریزی کا خیال لیکر ہی نکلے تھے۔ ان کا ارادہ تو اپنی تلوار سے ایک معصوم زندگی ہی کو ختم کرنے کا تھا۔ وہ کسی کو موت کا جام پلانے کے لئے ہی تو آئے تھے۔ حضرت فاطمہ رضؓ وہ جام پینے کے لئے تیار ہو گئی۔ اس نے جرأت سے اس کا مطالبہ کیا۔ اس کو موت قبول تھی۔ مگر اپنا دین چھوڑنا منظور نہیں تھا۔ امکان ہی نہیں بلکہ بظاہر یہی یقین کیا جا سکتا تھا۔ کہ حضرت عمرؓ فاطمہ رضؓ اور اس کے خاوند کو قتل کر دیں گے۔ مگر ہوا کیا؟ جب مظلومی اور کمزوری نے موت کی آنکھ میں آنکھیں ڈال کر اپنے ارادہ کا غیر متذبذب انداز میں اظہار کیا۔ تو موت نے آنکھیں جھکا لیں۔ اور مظلومی فاتح اور ظلم مفتوح ہو گیا۔

عرصہ وغا میں مسلمان شجاعوں نے بڑی بڑی بہادریاں دکھائیں۔ بڑے بڑے میدان مارے۔ بڑے بڑے قلعے فتح کئے۔ مگر وہ جرأت کیا تھی۔ جس نے حضرت عمرؓ کو فتح کیا؟ اس کو فتح کیا۔ جس کے نام سے قیصر وکسریٰ لرزتے تھے۔ جس کے پایہ کا جرنیل تاریخ عالم پیش نہیں کر سکتی۔ اقبال نے کیا خوب کہا ہے ؎

ہے کبھی جاں اور کبھی تسلیم جاں ہے زندگی

ضروری اعلان

مالی سال کا آخری مہینہ گذر رہا ہے۔ جماعتوں سے چندہ کی وصولی کی مجموعی رپورٹ کا نقشہ دیکھنے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ کئی ایک جماعتیں ابھی ایسی موجود ہیں۔ جن کی وصولی چندہ کی مقدار ان کے بجٹ آمد کے مقابلہ پر بہت ہی کم ہے۔ چنانچہ ہر جماعت کو اس کا الگ الگ حساب وصولی چندہ بمقابلہ بجٹ آمد بھیج کر بقایا جات کی وصولی کے لئے توجہ دلائی گئی ہے۔ بذریعہ اعلان ہذا میں عمومی رنگ میں احباب جماعت وعہدیداران کی توجہ اس طرف مبذول کرانی چاہتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت کو تبدیل شدہ حالات کے پیش نظر اپنی قربانی کے معیار کو اور بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ میرے علم میں بعض ایسے لوگوں کی مثالیں بھی لائی گئی ہیں۔ کہ انہوں نے تمام سال میں صرف تحریک جدید میں ایک معمولی رقم چندہ ادا کر کے یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ وہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی سے آزاد ہو گئے ہیں۔ حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ جو لوگ لازمی چندہ جات (چندہ عام حصہ آمد اور جلسہ سالانہ) کے بقایا دار ہوں۔ ان سے تحریک جدید کا چندہ اس وقت تک وصول نہ کیا جائیگا۔ کہ جب تک وہ ان چندوں کے بقایا جات کو پہلے ادا نہ کر لیں۔ احباب جماعت اور عہدیدار احباب کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے پوری توجہ اور محنت سے چندہ جات کی ادائیگی اور وصولی میں کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ نظارت بیت المال حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش کر سکے۔ کہ اس سال تمام کی تمام جماعتوں نے اپنے اپنے بجٹ کو سو فی صدی پورا کر دیا ہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

(۷)

از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی

مہاراجہ دلیپ سنگھ پانچ سال تک پنجاب واپس آنے کے لئے مختلف طریقوں سے جدوجہد کرتے رہے۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان کا بیان ہے:-

انگلستان کو چھوڑنے کی تیاری میں مہاراجہ دلیپ سنگھ کو پورے پانچ سال لگ گئے اس پانچ سال کے لمبے عرصہ میں کئی دوستوں نے آپکو روکا۔ بمبا (آپ کی بیوی) اور شہزادوں نے بھی بہت کوشش کی کہ ہندوستان جانے کا خیال ترک کر دیں۔ لیکن مہاراجہ چٹان کی طرح اپنے ارادہ پر مضبوطی سے قائم رہے۔

(ترجمہ از جلاوطن مہاراجہ گورمکھی صفحہ ۲۴)

اس سلسلہ میں مہاراجہ دلیپ سنگھ کی ایک اور چٹھی سکھ لٹریچر میں موجود ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ خود پنجاب آنا نہیں چاہتے تھے بلکہ خدا تعالیٰ نے تحریک کی تھی کہ انگلینڈ کی سکونت ترک کر کے بھارت چلے جائیں۔ وہ چٹھی درج ذیل ہے:-

لنڈن - ۲۵ مارچ ۱۸۸۶ء

میرے پیارے دیش باسیو
بھارت میں آکر رہنے اور آباد ہونے میری منشا بالکل نہ تھی۔ لیکن ستگورو سب کے بادشاہ ہیں۔ وہ ہم سب سے زیادہ شکتی مان ہیں۔ میں اس کا ایک گمشدہ انسان ہوں۔
میری مرضی نہ ہونے پر بھی میں ستگورو کے حکم کے مطابق انگلینڈ چھوڑ کر بھارت میں آؤں گا۔ اور عام لوگوں کی طرح زندگی بسر کروں گا میں اکال پورکھ خدا کی رضا کے سامنے اپنے سر جھکاتا ہوں اس کی جو منشا ہے وہی ہوگا۔
پیارے خالصہ جی میں اپنے بزرگوں کا دھرم ترک کر کے غیروں کا مذہب اختیار کرنے کی آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ کیونکہ مجھے جب عیسائی بنایا گیا تھا۔ اس وقت میری عمر بہت چھوٹی تھی۔ میں ابھی پہونچنے پر سکھ دھرم دھارن کروں گا اور سری گورو نانک دیو اور سری گورو گوبند سنگھ مہاراج کی فرمانبرداری کروں گا۔
میری بہت خواہش ہونے پر بھی میں پنجاب پہونچکر آپ لوگوں سے نہیں مل سکوں گا۔ اسلئے مجبوراً یہ چٹھی لکھ رہا ہوں۔ مہارانی وکٹوریہ سے جو میری عقیدت تھی اس کا میں نے عمدہ پھل پا لیا ہے۔ خدا کی مرضی پوری ہے۔

سری گورو جی کا خالصہ
سری واہگورو جی کی فتح
پیارے دیش باسیو
میں ہوں آپکا گوشت پوست
دلیپ سنگھ

مہاراجہ دلیپ سنگھ کی مندرجہ بالا چٹھی اتہاسک لیکچر کے صفحہ ۲۴۴ گوردیہ پرکاش حصہ دوم کے صفحہ ۲۴۲ جلاوطن مہاراجہ کے صفحہ ۲۷ پر دی پنجاب پسٹ کے صفحہ ۲۱۴ پر دیکھئے نال پت کے صفحہ ۲۶ پر نیز رسالہ امرت امرتسر کے مئی۔ جون ۱۹۲۵ء پر درج ہے۔ اس چٹھی سے اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ اپنی منشاء کے ماتحت نہیں آ رہے تھے۔ بلکہ ان کے ستگورو یا خدا نے انہیں اس کی تلقین کی تھی کہ وہ انگلینڈ کی سکونت ترک کر کے اپنی بقیہ زندگی ہندوستان میں بسر کریں۔

مہاراجہ دلیپ سنگھ تو اس کوشش میں سرگرم تھے کہ وہ کسی طرح جلد سے جلد بھارت آ سکیں۔ لیکن ادھر مشیت الٰہی سے بڑے بڑے سکھ سردار اس کوشش کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے وائسرائے ہند کو یہ لکھنا شروع کیا کہ اگر مہاراجہ دلیپ سنگھ کو پنجاب آنے کی اجازت دے دی گئی۔ تو ملک میں فساد برپا ہو جائے گا۔ اسلئے اسے یہاں آنے سے روک دیا جائے۔ جیسا کہ نامدھاری فرقہ کے مشہور معروف ودوان سنت ندھان سنگھ عالم تحریر فرماتے ہیں:-

جب مہاراجہ رنجیت سنگھ کے اس نونہال نے اپنے ناواقفی کے زمانہ کی غلطی کو محسوس کر کے پھر سے جھک کر دوبارہ دھرم دھارن کرنے کی غرض سے قوم کے ان خود ساختہ قدرتی لیڈروں کو لکھا اور پنجاب میں واپس آنے کی خبر بھیجی تو انہوں نے وائسرائے ہند کو لکھ بھیجا کہ اگر مہاراجہ یہاں آگیا۔ تو تمام پنجاب میں گڑبڑ مچ جائے گی اور بگڑے ہوئے سکھ قابو نہیں آئیں گے۔

(ترجمہ از گوردیہ پرکاش حصہ دوم)

ایک اور سکھ ودوان بھائی پرتاپ سنگھ گیانی رقمطراز ہیں:-

مارچ ۱۸۸۶ء میں مہاراجہ دلیپ سنگھ نے برادران وطن اور پنتھ کے نام ایک دردناک چٹھی لکھی۔ اس پر سکھ سرداروں نے لارڈ ڈفرن وائسرائے ہند کو لکھا کہ دلیپ سنگھ کے ہندوستان آنے سے گڑبڑ پیدا ہو جائے گی اسے یہاں نہیں آنے دینا چاہیئے۔

(ترجمہ از اتہاسک لیکچر صفحہ ۲۶۳)

لیکن چونکہ مشیت الٰہی کچھ اور چاہتی تھی۔ اس لئے سکھ سرداروں کی اس مخالفت کے باوجود مہاراجہ دلیپ سنگھ کو ہندوستان آنے کی اجازت دیدی گئی۔ گیانی گیان سنگھ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ اجازت انہیں برطانیہ کی پارلیمنٹ نے دی تھی۔ (ملاحظہ ہو تواریخ گورو خالصہ اردو حصہ سوم صفحہ ۳۳۱) لیکن اس میں یہ شرط شامل تھی۔ کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ ہندوستان میں اپنی مرضی سے کوئی نقل و حرکت نہیں کر سکیں گے۔ بلکہ جہاں انگریزی حکمران پسند کریں گے۔ انہیں وہیں رہنا ہوگا۔ (ملاحظہ ہو رسالہ امرت امرتسر مئی۔ جون ۱۹۲۵ء)

اجازت ملنے پر مہاراجہ دلیپ سنگھ نے انگلینڈ کی اپنی تمام قیمتی جائیداد کوڑیوں کے عوض فروخت کر ڈالی۔ کیونکہ انہیں ہندوستان جلد پہونچنے کی ایک لگن تھی۔ (ملاحظہ ہو تواریخ گورو خالصہ اردو حصہ سوم صفحہ ۳۳۱) اور وہ اپنے اہل و عیال کو ساتھ لے کر انگلینڈ سے ہندوستان کے لئے جہاز میں سوار ہو گئے تو بقول ایک سکھ ودوان کے راستہ میں کسی جگہ طوفان آگیا اور یہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے بیٹے ناکامی کا پہلا الارم تھا۔ جو قدرت کی طرف سے اس کے لئے کیا گیا۔ چنانچہ گیانی ترلوک سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ:-

اس وقت زور سے بجلی کی چمک ہوئی اس چمک میں سمندر کی لہروں کا اچھال دیکھکر دلیپ سنگھ ڈر گیا۔ بجلی کی کڑک کے ذریعہ شاید قدرت نے دلیپ سنگھ کو یہ جواب دیا کہ اے دلیپ سنگھ تیرے لئے بربادی مقرر ہے۔ آزادی نہیں تیری امیدوں کا خون ہوگا اس طوفان سے بھی بڑے طوفانوں کا مقابلہ تجھے کرنا ہوگا۔

(ترجمہ از جلاوطن مہاراجہ صفحہ ۳۲)

گیانی صاحب موصوف بیان کرتے ہیں کہ جب جہاز کے کپتان نے مہاراجہ دلیپ سنگھ کو طوفان کے خطرہ سے آگاہ کیا اور بتایا کہ جہاز خالی کر دیا جائے گا اسلئے آپ لوگ بچاؤ کی تدابیر اختیار کریں۔ تو مہاراجہ نے اس سے کہا کہ:-

قدرت میرے مصائب میں اضافہ کر رہی ہے۔ دل کی مرادیں پوری ہوتی نظر نہیں آتیں۔ یہ طوفان نہیں میری امیدوں کی موت ہے۔

(ترجمہ از جلاوطن مہاراجہ صفحہ ۳۲)

مہاراجہ دلیپ سنگھ کا جہاز تو اس طوفان سے بچ گیا۔ لیکن ان کی تقدیر کی کشتی ایک اور بھنور میں پھنس گئی۔ یعنی ان کے جہاز کے عدن پہنچنے سے پہلے ہی یہ حکم پہونچ چکا تھا۔ کہ وہ آگے بڑھنے سے روک دیئے جائیں۔ اس طرح خدا کے مقدس مسیح علیہ السلام کی پیشگوئی حرف بحرف پوری ہو گئی۔ گیانی ترلوک سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ جب مہاراجہ دلیپ سنگھ کا جہاز عدن کی بندرگاہ پر پہونچا۔ تو ایک پولیس افسر مسٹر تھامسن چند ایک سپاہیوں کو ساتھ لے کر دلیپ سنگھ کے پاس آیا اور اس نے بتایا کہ:-

گورنر جنرل اور وائسرائے ہند کا تار آیا ہے۔ کہ آپ کو یہاں گرفتار کر کے جہاز سے اتار لیا جائے آپ ہندوستان نہیں جا سکتے اپنا تمام سامان سمیٹ کر جہاز سے اترنے کی تیاری کریں۔ آپ کے آرام کے لئے ایک سرکاری بنگلہ میں مناسب بندوبست کر دیا گیا ہے۔

(ترجمہ از جلاوطن مہاراجہ صفحہ ۳۹)

(باقی)

اسلام پر اعتراضات کے جواب

قانونِ مذہب اور قانونِ قدرت کی خلاف ورزی میں مابہ الامتیاز

ایک سوال

"اگر دنیا کے موجودہ مذاہب خدا کے بتائے ہوئے قوانین اور اصول کے بموجب ہیں۔ تو ان کی خلاف ورزی یا عمل قوانین قدرت کی طرح کیوں کسی ظاہر و بین سزا و جزا پر قادر نہیں؟"

معترض کی غلط فہمی

اس سوال سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ معترض اس خیال خام میں مبتلا ہے۔ کہ سچا مذہب صرف وہی کہلا سکتا ہے۔ جس کے قوانین و اصول کی خلاف ورزی اسی دنیا میں ظاہر و بین سزا و جزا پر منتج ہو۔ یعنی اگر کوئی چوری کرے۔ تو اسے فوراً خدا کی طرف سے سزا مل جائے ڈاکہ ڈالے تو اسی وقت پکڑا جائے۔ یا کسی قبیح حرکت کا مرتکب ہو۔ تو فوراً اس پر غضب الٰہیہ کا نزول ہو جائے۔ چونکہ کسی مذہب میں یہ بات دکھائی نہیں دیتی۔ اس لئے کوئی مذہب سچا نہیں۔ یہ وہ بنیادی غلطی ہے۔ جو معترض کو لگی۔ اور اسی وجہ سے وہ سچے مذہب کی شناخت سے محروم ہو گیا۔

مذہب میں اخفار کا پہلو

دراصل سچے اور جھوٹے مذہب میں ہرگز یہ مابہ الامتیاز نہیں۔ کہ سچے مذہب کے قوانین کی خلاف ورزی پر فوراً سزا مل جائے۔ کیونکہ مذہب انسان کی اعتقادی اور عملی زندگی سے تعلق رکھتا ہے۔ اور ان دونوں امور میں انسان کو تبھی فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ جب مذہب کا کچھ حصہ غیب میں ہو۔ اور انسانی آنکھ اس کے نتائج کو نہ دیکھ سکے۔ ورنہ اگر سچے مذہب کی یہی علامت ہو۔ تو اس کے ماتحت سب سے بڑا نقص یہ پیدا ہو جائے۔ کہ لوگ بغیر کسی فکر اور غور و خوض کے اس مذہب کو اختیار کر لیں۔ کیونکہ جب وہ دیکھیں گے۔ کہ فلاں مذہب کی ہر بات کی خلاف ورزی سے سزا ملتی ہے۔ تو اسے اختیار کرنے پر مجبور ہوں گے۔ اور ان کی خواہش اور مرضی کا کوئی دخل نہ رہے گا۔ اس صورت میں ثواب اور روحانی ترقی کا تمام کارخانہ درہم برہم ہو جائے گا۔

مثال کے طور پر دیکھ لیجئے۔ اگر اسلام کے احکام کی خلاف ورزی کا نتیجہ یہ ہو۔ کہ فوراً مجرمین کو سزا ملنی شروع ہو جائے۔ یعنی اگر کوئی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق بدزبانی کرے۔ تو وہ الٰہی غضب کا شکار ہو جائے۔ یا قرآن کریم کی بے حرمتی کرے۔ تو اس پر آسمان ٹوٹ پڑے۔ یا ائمہ اسلام کی توہین کرے۔ تو اس کی زبان بند ہو جائے۔ تو ایک دم تمام دنیا اسلام کی پیرو ہو جائے۔ اور کوئی ایک متنفس بھی اس سے باہر نہ رہے۔ اور اس طرح انسان خود مختار نہیں بلکہ مجبور ہو جائیگا۔ اور اس کے ذہنی اور فکری قویٰ اور استعدادیں بالکل تباہ اور برباد ہو جائیں گی۔ نیز وہ ایک بے جان مشین کی طرح اس بات کا پابند ہوگا کہ جس طرح قدرت اسے چلانا چاہتی ہے۔ چلے۔ پھر وہ نیک اعمال کی جزاء کا بھی مستحق نہیں رہے گا کیونکہ جزا تبھی ملتی ہے۔ جب کوئی چیز اپنے اندر اخفاء کا پہلو رکھتی ہو۔

غرض یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ قوانین مذہب کی خلاف ورزی اسی جہان میں فوری طور پر سزا کا موجب نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس طرح ایمان بالغیب نہیں حاصل ہو سکتا۔ اور فکری استعدادوں کو عظیم الشان نقصان پہنچتا ہے۔ دنیا میں اگر غور کیا جائے۔ تو سینکڑوں مذاہب نظر آئیں گے۔ اور کسی ایک مذہب کی خلاف ورزی بھی ظاہر اور بین سزا کا موجب نہیں۔ یہ اس لئے کہ مذہب میں اخفا کا پہلو ضروری ہے۔ اور یہ غیب انسانی ترقی کے لئے رکھا گیا ہے۔ پس اس علامت کو سچے مذہب کے لئے مابہ الامتیاز قرار دینا نہ صرف غلطی ہے۔ بلکہ روحانی ترقیات کو روکنا اور انسانی پیدائش کی غرض و غایت کو باطل کرنا ہے۔

مذہب کے دو اہم حصے

علاوہ ازیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مذہب کے دو اہم ترین حصے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو خالق سے تعلق رکھتا ہے۔ اور دوسرا وہ جو مخلوق سے تعلق رکھتا ہے۔ خالق سے تعلق رکھنے والے جس قدر امور ہیں۔ اس کی خلاف ورزی پر اس جہان میں سزا نہیں مل سکتی۔ بلکہ اگلے جہان میں ملے گی۔ باقی وہ حصہ جو مخلوق سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے آگے پھر دو حصے ہیں۔ ایک وہ جس کا تعلق امن عامہ سے ہے۔ دوسرا وہ جس کا تعلق انسانیت اور ہمدردی کے جذبات اور نیت کے ساتھ ہے۔ جو حصہ انسانیت اور ہمدردی کے جذبات پر مشتمل ہے۔ اس کی خلاف ورزی بھی عند اللہ و عند الناس گو مقبوح ہو۔ مگر بہرحال بین اور ظاہر سزا کی مستوجب نہ ہوگی۔ لیکن وہ حصہ جس کا امن عامہ سے تعلق ہے۔ مثلاً کسی پر تہمت لگانا۔ چوری کرنا۔ ڈاکہ ڈالنا۔ زنا کرنا۔ یا کسی کے حقوق غصب کرنا۔ یہ ایسی چیزیں ہیں۔ کہ ان کے لئے مذہب نے اسی دنیا میں سزا تجویز کی ہے۔ مگر ان حدود کا نفاذ مذہبی حکومت کر سکتی ہے۔ نہ کہ انفرادی طور پر ہر شخص انہیں جاری کر سکتا ہے کیونکہ قضا کا معاملہ افسروں سے متعلق ہوتا ہے۔ نہ کہ ہر کس و ناکس سے۔

اس پہلو کے لحاظ سے اسلام نے ظاہر اور بین سزائیں بھی تجویز کی ہیں۔ اور اسلامی حکومت میں مجرمین کو ملتی رہی ہیں۔ اگر اس شرعی سزا کے بعد اصلاح کر لی جائے۔ تو اللہ تعالےٰ کے حضور بھی انسان پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ غرض جس حد تک قوانین مذہب کی خلاف ورزی کی سزا دینا ضروری تھی۔ اس حد تک اسلام اس دنیا میں دیتا ہے۔ مگر جو سزا دینا اللہ تعالےٰ سے متعلق ہے۔ اور اس جہان سے نہیں بلکہ اگلے جہان سے وابستہ ہے۔ اس کا نفاذ اس جہان میں نہیں ہو سکتا۔ اور یہ عین فطرت کے مطابق ہے۔

قانون شریعت اور قانونِ قدرت میں فرق

اس کے علاوہ ایک اور امر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے دو قانون ہیں۔ ایک قانون شریعت اور دوسرا قانون قضاء و قدر۔ شریعت کے قوانین کی خلاف ورزی اس جہان میں خاص حالات کے ماتحت انسان کو مستوجب سزا بنا سکتی ہے۔ لیکن قوانین قدرت کی خلاف ورزی ہر شخص کو حتی کہ دہریہ کو بھی سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑتی۔ مثلاً قدرت کا یہ قانون ہے۔ کہ آگ جلاتی ہے۔ تلوار کاٹتی ہے۔ درندہ پھاڑتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص آگ میں ہاتھ ڈالے۔ تو اس نے چونکہ قوانین قدرت کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس لئے آگ اسے ضرور جلائے گی۔ یا تلوار اگر جسم پر چلے۔ تو وہ ضرور نقصان پہنچائے گی۔ غرض شریعت اور قضاء و قدر کے قوانین الگ الگ ہیں۔ ان کو آپس میں ملانا اور یہ خواہش رکھنا۔ کہ قانون شرعی کی خلاف ورزی بھی قانونِ قدرت کی طرح ظاہر و بین سزا دے۔ انتہائی حماقت اور اللہ تعالےٰ کے اسرار سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔

ایک باطل وہم کا ازالہ

باقی یہ کہنا۔ کہ چونکہ شرعی قوانین کی فوراً سزا نہیں ملتی۔ اس لئے کوئی مذہب بھی سچا نہیں۔ اور اس سے معلوم ہوا۔ کہ خدا ہی نہیں۔ یہ نتیجہ اسی طرح باطل ہے۔ جس طرح کوئی کہہ دے۔ کہ "چونکہ ملک میں ہر قسم کے جرائم کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ اس لئے معلوم ہوا۔ کہ گورنمنٹ ہی نہیں۔" خدا کی زمین پر بادشاہت تو ہے۔ لیکن آسمانی قانون کی نرمی نے اس قدر آزادی دے رکھی ہے۔ کہ جرائم پیشہ جلدی نہیں پکڑے جاتے۔ ہاں سزائیں بھی ملتی رہتی ہیں۔ زلزلے آتے ہیں۔ بجلیاں پڑتی ہیں۔ کوہ آتش فشاں آتش بازی کی طرح مشتعل ہو کر ہزاروں جانوں کا نقصان کرتے ہیں۔ جہاز غرق ہوتے ہیں۔ ریل گاڑی کے ذریعہ سے صدہا جانیں تلف ہوتی ہیں۔ طوفان آتے ہیں۔ مکانات گرتے ہیں۔ سانپ کاٹتے ہیں۔ درندے پھاڑتے ہیں۔ وبائیں پڑتی ہیں۔ اور فنا کرنے کا نہ ایک دروازہ بلکہ ہزارہا دروازے کھلے ہیں۔ جو مجرمین کی پاداش کے لئے خدا کے قانونِ قدرت نے مقرر کر رکھے ہیں۔ پھر کیونکر کہا جائے۔ کہ خدا کی زمین پر بادشاہت نہیں۔ سچ یہی ہے۔ کہ بادشاہت تو ہے۔ ہر ایک مجرم کے ہاتھ میں ہتھکڑیاں پڑی ہیں۔ اور پاؤں میں زنجیریں ہیں۔ مگر حکمت الٰہی نے اس قدر اپنے قانون کو نرم کر دیا ہے۔ کہ وہ ہتھکڑیاں اور زنجیریں فی الفور اپنا اثر نہیں دکھاتی ہیں۔ اور آخر اگر انسان باز نہ آوے۔ تو دائمی جہنم تک پہنچاتی ہیں۔ اور اس عذاب میں ڈالتی ہیں۔ جس سے ایک مجرم نہ زندہ رہے۔ نہ مرے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۳۲-۳۳)

غرض مختلف قسم کے عذاب جو دنیا میں نازل ہوتے ہیں۔ ان کی وجہ شرعی احکام کی خلاف ورزی ہی ہوتی ہے۔ اور سعید الفطرت انسان ان کے آنے پر اصلاح کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

انتخاب قائد ضلع لاہور

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر ہدایت اعلان کیا جاتا ہے کہ ضلع لاہور کے قائد کا انتخاب مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۵۴ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور کی زیر نگرانی عمل میں آئے گا۔ مندرجہ ذیل مجالس کے قائدین کرام تاریخ مقررہ پر لاہور تشریف لے آئیں۔

(۱) محمد سعید احمد صاحب قائد لاہور
(۲) قائد صاحب گنج مغلپورہ
(۳) چوہدری عبد البخش صاحب قائد ماڈل ٹاؤن ڈاکخانہ باٹا پور
(۴) عباد اللہ صاحب کاہنہ باٹا پور
(۵) مستری محمد حنیف صاحب قائد بڈیارہ
(۶) قائد صاحب رائے ونڈ
(۷) چوہدری حفیظ احمد صاحب قائد لاہور چھاؤنی
(۸) سید محمود احمد صاحب قائد قصور
(۹) چوہدری اللہ دتہ صاحب قائد چونیاں
(۱۰) گلزار احمد صاحب قائد فضل عمر ہوسٹل

خاکسار مبارک محمود
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

نامور مسلمان فلسفی اور سائنس دان ابن سینا

شہرہ آفاق مسلمان فلسفی طبیب اور سائنسدان ابو علی الحسین بن عبداللہ بن سینا کی ہزار سالہ سالگرہ ایران میں ۲۰ سے ۳۰ اپریل ۱۹۵۴ء تک منائی جارہی ہے۔ جس میں امریکہ۔ روس اور دنیا کی حصّوں کے علاوہ پاکستان کے تین مندوب پروفیسر محمد شفیع۔ ڈاکٹر محمد باقر اور ڈاکٹر عندلیب شادانی شریک ہو رہے ہیں۔ ان عالمی مندوبین میں ہیرلڈ لیمب کی قسم کے نامور سوانح نگار کے علاوہ جو "عمر خیام" "چنگیز خان" اور "سلیمان اعظم" جیسی زندہ جاوید کتابوں کے مصنف ہیں۔ آثار قدیمہ کے تجربہ کار ماہر اور بڑے بڑے سائنسدان بھی شامل ہیں۔

ساڑھے تین سو تصانیف

ابن سینا ۳۷۰ھ (۹۸۰ء) میں بخارا کے قریب افشنہ کے قریب پیدا ہوا۔ اور اس نے فلسفہ و سائنس کا اس گہری وسیع اور اجتہادی نظر سے مطالعہ کیا۔ کہ اس سے پہلے ارسطو کے سوا کسی نے نہ کیا تھا۔ یونانی علم و دانش کے ثمرات کو مسلمانوں نے اپنانے کے بعد جس طرح ترقی دے کر یورپ تک پہنچایا۔ اس پر تاریخ تمدن کے اوراق پوری طرح شاہد ہیں۔ اپنی علمی ترقی کے اس دور میں مسلمانوں نے جو عظیم مفکر پیدا کئے۔ ابن سینا ان میں ممتاز حیثیت کا حامل ہے۔ کیونکہ وہ آل بختیشوع یا ابوبکر رازی کی طرح محض طبیب، ابو نصر فارابی ابن رشد یا ابن باجہ کی طرح محض فلسفی یا ابن الہیثم کی طرح محض سائنسدان نہیں تھا۔ بلکہ اس کی معلومات کا دائرہ ان تمام علوم و فنون پر وسیع تھا اس نے کوئی ساڑھے تین سو تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔ جس میں متداول علوم کی مختلف شاخوں سے بحث کی گئی ہے۔ اور پرانی غلطیوں کے ازالہ کے ساتھ نئے مباحث کے باب کھول کر ان علوم کو بہت آگے لے جایا گیا ہے

اس عظیم شخصیت نے جو کچھ لکھا ہے۔ اس میں فلسفہ سے زیادہ سائنس کا حصہ ہے۔ اس میں طب کے متعلق اس نے جو کچھ لکھا ہے۔ اس کی وقعت و شہرت کا یہ عالم ہے۔ کہ اٹھارویں صدی کے اوائل تک اس کے لاطینی تراجم یورپ کی طبی درسگاہوں میں داخل نصاب تھے۔ اور بلاد اسلامیہ میں تو اب بھی اس کی ضخیم تصنیف "قانون" طب کے نصاب کی آخری چیز سمجھی جاتی ہے۔ جس تک بہت کم لوگ پہنچتے ہیں۔ اور اکثریت اس کے خلاصوں اور خلاصوں کی شرحوں کا مطالعہ ہی اپنے لئے کافی سمجھتی ہے۔

اس مشہور عالم تصنیف کے علاوہ ابن سینا نے ریاضی طبیعیات اور علم نباتات پر بھی بہت کچھ لکھا ہے۔ فلسفہ میں اس کی کتاب "اشارات" اگرچہ بڑی مجمل ہے۔ تاہم اس فن کی بہت اونچی کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔ زیادہ تفصیلی ابحاث اور جدلی نظریات اس نے "شفا" میں پیش کئے ہیں۔ بعض کتابیں اس نے متفرق اور ناتمام اجزا کی صورت میں بھی چھوڑیں جنہیں اس کے شاگرد جوزجانی نے مکمل کیا۔ اور بعد میں حکماء کے مشہور سوانح نگار ابن القفطی۔ اور ابن ابی اصیبعہ نے ان میں گرانقدر اضافے کئے۔

فارسی سے بے اعتنائی

ابن سینا ایرانی تھا۔ لیکن اس نے اظہار خیال کیلئے فارسی کی بجائے عربی زبان کو اختیار کر لیا ہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے۔ کہ فارسی نثر اس کے زمانے میں علمی ضرورتوں کے لئے رائج نہ ہوئی تھی۔ اس کا دور سامانیوں کے زوال اور غزنویوں کے عروج کا ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب جدید ادبی فارسی نظم کی صورت میں جنم لے رہی تھی۔ اور نثر کا نام و نشان لوگوں کی زبانوں کے سوا کہیں نہ تھا۔ لیکن یہ بات ضرور ہے۔ کہ ابن سینا جیسی صلاحیتوں والا شخص اس طرف توجہ کرتا۔ تو اس زبان کو بہت جلا بخش سکتا تھا عربی کو ذریعہ اظہار بنانے کے لئے اسے عربی زبان و ادب کا جس محنت سے مطالعہ کرنا پڑا ہوگا۔ اس کے بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ بے شک اس زمانے میں ذریعہ تعلیم یہی زبان تھی۔ لیکن جو شخص کو سائنس سے لگاؤ ہو۔ اس سے عام طور پر یہ توقع نہیں کی جاتی کہ وہ زبان پر بھی بڑی قدرت رکھے گا۔ کیونکہ سائنسی رجحانات ایسے شخص کو شعر و ادب کی طرف توجہ کرنے کی فرصت ہی کب دیتے ہیں۔ اس نے سائنس اور فلسفہ کے ساتھ ادب کا بھی گہری نظر سے مطالعہ کیا تھا۔

شہرت کا آغاز

ابن سینا اس قدر ہونہار تھا۔ کہ سولہ ہی برس کی عمر میں نہ صرف فارغ التحصیل ہو گیا۔ بلکہ اپنے استادوں پر علم و فضل میں سبقت لے گیا۔ اس کی شہرت کا آغاز دو سال بعد ہوا۔ جب اس کے علاج سے علاقائی حکمران کو شفا نصیب ہوئی۔ حالانکہ شاہی طبیب سبھی جواب دے بیٹھے تھے۔ اکیس سال کی عمر میں ابن سینا نے بخارا کی رہائش ترک کی۔ اور باری باری ایران کے مختلف علاقائی درباروں سے منسلک رہا۔ اور انہیں میں سے ایک دربار میں وزارت کے عہدے پر فائز ہو گیا۔ اس کی شہرت سن کر محمود غزنوی نے اسے اپنے دربار میں بلانا چاہا۔ لیکن یہ دعوت اس نے قبول نہ کی۔ اور غزنوی جانے کی بجائے دوسرے چھوٹے حکمرانوں کے درباروں میں رہنا پسند کیا۔ اس نے اپنی زندگی کا کامیاب ترین حصہ ہمدان میں گزارا جہاں نہ صرف قلمدان وزارت اس کے ہاتھ آیا۔ بلکہ اس نے "شفا" اور "قانون" جیسی کتابیں بھی تصنیف کیں۔ ابن سینا نے ۵۷ سال کی عمر میں اصفہان میں جان جان آفریں کو سونپی۔ وہ نہایت خدا ترس انسان تھا۔ کہ مرنے سے پہلے اپنا تمام مال و منال خیرات اور سب غلاموں کو آزاد کر گیا۔

حکومت ایران نے مادر وطن کے اس عظیم فرزند کا مقبرہ حال ہی میں تعمیر کرانے کی طرف توجہ کی ہے یہ عمارت قدیم یونانی اور جدید طرز تعمیر کے امتزاج سے اس نفاست سے بن رہی ہے۔ کہ اس کے نقشے کی تیاری میں کوئی ایک برس لگ گیا۔ یہ نقشہ ایک ایرانی انجینئر آقائے صیہون کی مساعی کا نتیجہ ہے۔ اور اسے آخری صورت دینے سے پہلے کتنی دیر تک پیرس کے ماہرین سے اس کے بارے میں مشورے طلب کئے گئے ہیں۔ آقائے صیہون کی صدارت میں مقبرہ تعمیر کرنے کے لئے جو مجلس ۱۹۴۶ء میں قائم ہوئی تھی۔ اس کی نگرانی میں ۱۹۵۰ء میں تعمیر کا کام شروع ہوا۔ ابن سینا کے مقبرے کے بعد ہمدان میں ایک مینار بنانے کا فیصلہ ہوا۔ ان یادگاروں کی تکمیل کے بعد ایران اپنی عظیم شخصیت کی ہزار سالہ سالگرہ اس ہفتے بڑی شان سے منا رہا ہے۔ جس میں شرکت کو دنیا بھر کے علماء و فضلاء نے اپنے لئے باعث فخر جانا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام کل پاکستان

انعامی تحریری مقابلہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے جلسہ سالانہ کے ارشاد کے پیش نظر کہ جماعت کے احباب اپنے اندر علمی تحقیق کی عادت ڈالیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے ایک کل پاکستان تحریری مقابلہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ موضوع "مصلح موعود" کی پیشگوئی کا یہ حصہ ہوگا۔

"وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"

مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا ملحوظ رکھنا ضروری ہوگا۔

(۱) یہ مقابلہ صرف خدام تک ہی محدود ہوگا (۲) مضمون زیادہ سے زیادہ ۲۵ صفحات فل سکیپ پر مشتمل ہو۔ اور صاف اور خوشخط لکھا ہو (۳) تمام مضامین ۵ جولائی ۱۹۵۴ء تک نیچے دیئے ہوئے پتہ پر پہنچ جائیں (۴) جج حضرات کا فیصلہ آخری ہوگا۔

نتیجہ کا اعلان ۱۵ اگست تک الفضل لاہور۔ المصلح کراچی۔ خالد ربوہ۔ اور فرقان احمدنگر میں اشاعت کے لئے بھیجا جائے گا۔ انعامات اول۔ دوم۔ سوم آنے والوں کو سالانہ اجتماع ۱۹۵۴ء کے موقعہ پر دیئے جائیں گے۔ معیاری مضامین کو سلسلہ کے اخبارات میں شائع کرانے کی کوشش کی جائیگی

(خاکسار محمد اشرف ناصر ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور)

فہرست اُنیس سالہ میں اپنے نام و پتہ کا اندراج دیکھ لیں

آپ تحریک جدید کے جہاد کبیر میں اُنیس سال تک متواتر قربانی کرنے والے ہیں۔ چاہیئے کہ خط و کتابت کے ذریعہ یا خود دفتر میں تشریف لا کر اپنی تسلی کر لیں۔ کہ آیا آپ کے نام و پتہ کا اندراج جو دفتر نے اپنے ریکارڈ کے مطابق کیا ہوا ہے۔ یہی درست ہے۔ یا اس میں آپ کوئی درستی کرنا چاہتے ہیں۔ اور اپنی رقوم کا بھی اندراج دیکھ لیں۔ تا کتاب میں صحیح اور درست شائع ہو سکے۔ اور احباب کو اشاعت کے بعد شکایت نہ ہو۔ (وکیل المال تحریک جدید)

ضروری اطلاع

مئی میں رمضان المبارک شروع ہو جائے گا۔ احباب اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں روزے رکھیں گے اور بھوک اور پیاس کی صعوبت برداشت کریں گے۔ لیکن روزہ کی اصل روح عرفان الٰہی کے حصول کے لئے کما حقہٗ سعی کرنا ہے۔ جس کا ذریعہ قرآن شریف کو سمجھ کر پڑھنا اور اس کے مطالب پر غور کرنا ہے۔ اس بارہ میں سہولت پیدا کرنے کیلئے نظارت ہذا جملہ مبلغین سلسلہ کو ہدایت کر دی ہے کہ اپنے اپنے ہیڈکوارٹر میں درس قرآن کا انتظام کریں۔ احباب سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ درس میں نہ صرف خود بالالتزام شریک ہوں گے۔ بلکہ اپنے دوستوں اور عزیزوں کو بھی شامل کریں گے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ)

جنیوا کانفرنس کے ذریعہ مشرق بعید کی کشیدگی نہیں مٹے گی

کانفرنس میں پاکستان کو شریک کیا جائے۔ برطانوی اخبارات کا تبصرہ

لندن ۲۱ اپریل:- کوریا اور ہند چینی کی بابت جنیوا کانفرنس کے سلسلہ میں برطانیہ کی حکومت عملی واضح طور پر یہ ہے۔ کہ چین اور امریکہ کے درمیان وسیع خلیج کو پاٹا جا سکے یا کم از کم امن کی بحالی کے لئے وحدت حاصل کیا جائے۔ مسٹر ڈلیس نے اس امر کی تصدیق کر کے کہ امریکی فوجیں ہند چینی بھیجی جانے کا کوئی امکان ہے۔ نائب صدر مسٹر نکسن کی اس پیشگوئی کے خراب اثرات کو کسی حد تک معتدل کر دیا ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں لیا جا سکتا۔ کہ امریکی فوج کو کسی بھی حالت میں وہاں نہیں بھیجا جائے گا۔ اور مبصرین کی رائے میں واشنگٹن کے اس رویہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔ کہ جنیوا کانفرنس کے ذریعہ مشرق بعید کی کشیدگی دور نہیں ہو سکے گی۔ اور چینی کسی قسم کے سفارتی دباؤ کی بجائے صرف فوجی دھمکی سے ہی مرعوب ہو سکیں گے۔ برطانیہ کے اکثر مبصرین کو بھی اندیشہ ہے۔ کہ حقیقت میں ہوگا بھی ایسا ہی۔ لیکن بہرحال گفت و شنید اور باہمی بحث و تمحیص کو آزمانا ضروری ہے۔

برطانیہ کے بائیں بازو کے با اثر اخبار ڈیلی مرر نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ کہ امریکہ کو کس طرح قائل کیا جائے۔ کہ دھمکیوں کو حکمت عملی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اور مشترکہ منصوبہ بندی کی نسبت جلد بازی سودمند ثابت نہیں ہوتی

"ڈیلی مرر" نے اعلان کیا ہے۔ کہ جنوب مشرقی ایشیائی تنظیم کے لئے ایشیائی اقوام مثلاً پاکستان بھارت۔ سیلون۔ برما اور سیام کی حمایت لازمی طور پر حاصل کی جانی چاہیئے۔ مشترکہ پالیسی کے ذریعہ سے ہی ایشیا میں سامراجیت نو آبادتی ازم کے خطرات کا سدباب کیا جا سکتا ہے۔ مرر لکھتا ہے۔ کہ مشرق کی رہنمائی کے لئے یہ سب ایک مربوط پالیسی سے کر جنیوا جائیں گے۔ مانچسٹر گارڈین نے لکھا ہے۔ کہ امریکی دھمکیوں سے چین مرعوب نہیں ہوگا۔ یہ دھمکی اس قدر مبہم اور کھوکھلی ہے۔ کہ چین اس کی ہنسی اڑائے گا۔ اگر اس کا مطلب چین کی ساحلی ناکہ بندی کرنا ہے تو اس سے چین کو تکلیف تو ہوگی مگر حالت نازک نہیں ہو سکتی۔ اور عام بمباری بھی چین کو زیادہ نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

اگر اس دھمکی کا مقصد ایٹمی اور ہائیڈروجن بموں کا حملہ ہے۔ تو چین اسے باور نہیں کرے گا کیونکہ امریکہ اس قدر بے وقوف اور مکار نہیں ہے۔ کہ جنگ کا آغاز ایٹمی ہتھیاروں سے کر دے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

لیگ پارلیمنٹری پارٹی کی "زبان کمیٹی" نے اپنی رپورٹ پیش کر دی

کراچی ۲۱ اپریل: مرکزی مسلم لیگ پارلیمنٹری نے آٹھ ارکان پر مشتمل جو "زبان کمیٹی" مقرر کی تھی۔ آج اس نے پارٹی کو اپنی رپورٹ پیش کر دی۔ آج مسلم لیگ پارلیمنٹری پارٹی کے دو اجلاس منعقد ہوئے۔ مسٹر محمد علی نے صدارت کی "زبان کمیٹی" کا اجلاس کل بھی منعقد ہوگا۔

پارٹی کے لیڈر مسٹر محمد علی نے "زبان کمیٹی" کی سفارشات بتانے سے انکار کیا ہے۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں صرف یہ کہا۔ "کمیٹی کو فرائض سونپے گئے تھے۔ کمیٹی کی سفارشات ان کے مطابق ہیں"۔

لاہور میں بین الاقوامی رگڑی کانفرنس

علی گڑھ سے تین کھلاڑی آ رہے ہیں

علی گڑھ ۲۱ اپریل: بین الاقوامی ڈسٹرکٹ رگڑی کانفرنس میں شرکت کے لئے علی گڑھ کے چار کھلاڑی آج پاکستان رگڑی کانفرنس میں شرکت کے لئے روانہ ہو گئے ہیں جو لاہور میں کل ۲۲ اپریل کو منعقد ہو رہی ہے۔

۲۶ ہزار ایکڑ اراضی زیر کاشت لائی گئی

پنجاب میں زیادہ غلہ پیدا کرنے کی مہم

لاہور ۲۱ اپریل:- غلہ زیادہ سے زیادہ پیدا کرو کی صوبائی مہم کے سلسلہ میں محکمہ آبپاشی پنجاب کی کوششوں سے ۲۶ ہزار ایکڑ سے زیادہ اراضی گذشتہ سال کے دوران زیر کاشت لائی جا چکی ہیں یہ اراضی ایسی تھی جس میں پہلے کوئی کاشت نہ ہوتی تھی یہ رقبہ محکمہ آبپاشی کے گیارہ حلقوں میں واقع ہے۔ صوبہ میں غلہ کی قلت دور کرنے کے لئے محکمہ نے زیر کاشت رقبہ میں بھی اضافہ کیا۔ چنانچہ فصل خریف ۱۹۵۴ء کے دوران چاول اور مکی کی فصلوں کے لئے ایک لاکھ ۵۲ ہزار ایکڑ سے زیادہ رقبہ اراضی کا مزید اضافہ کیا گیا۔

اس کے علاوہ گندم۔ جو اور چنے کی فصل خریف ۵۴-۱۹۵۳ء کے زیر کاشت علاقے میں مزید ۲ لاکھ ۵۲ ہزار ایکڑ کا اضافہ کیا گیا ہے۔

پاکستان اور سعودی عرب اسلامی اخوت کو مستحکم کرینگے

شالامار باغ میں دعوتِ استقبالیہ پر شاہ سعود کی تقریر

لاہور ۱۲ اپریل۔ سعودی عرب کے شاہ سعود نے آج یہاں یہ اعلان کیا کہ سعودی عرب کی حکومت پاکستان کے زائرین حج کو ہر ممکن سہولت مہیا کرے گی۔ شاہ سعود کی ... شہریوں کی طرف سے پیش کئے جانے والے ایک سپاسنامہ کا جواب دے رہے تھے انہوں نے اپنے جواب میں کہا کہ پاکستان اور سعودی عرب کے لوگ اسلامی بھائی چارہ کو تقویت دے کر موجودہ دنیا کی کشمکش کو کم کرنے کی کوشش کریں گے۔

شہریوں کی اس دعوت سے پہلے شاہ سعود نے لاہور چھاؤنی کی فوجی بیرکوں مشترکہ ہسپتال اور ڈیری فارم بھی دیکھا لاہور چھاؤنی میں گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد بھی ان کے ہمراہ تھے۔

آج شام شاہ کے لئے پولیس کی ایک خاص مشعل پریڈ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ لاہور چھاؤنی میں شاہ سعود نے کارڈ آف آنر کا معائنہ کرنے کے بعد میجر جنرل اعظم خان کے ہمراہ پاکستانی فوج کو "دشمن" کی فوج کی ایک مصنوعی جنگ دیکھی۔ اس جنگ میں پاکستانی فوج کو دشمن کی فوج کے خلاف صف آرا دکھایا گیا تھا شاہ نے میڈیکل کور کے طلباء کی ڈرل اور جسمانی کرتبوں کا مظاہرہ بھی دیکھا۔

شاہ سود شام کے وقت شالامار باغ کی دعوت استقبالیہ میں شرکت کے لئے جو شہریوں کی طرف سے دی گئی۔ مال روڈ میکلوڈ روڈ لٹن روڈ ڈیوس روڈ نہر کے کنارے سے ہوتے ہوئے مغلپورہ اور دھرم پورہ سے ہوتے ہوئے شالامار جا رہے تھے اس وقت سڑک پر دو رویہ کھڑے ہوئے لوگوں نے تالیاں بجا کر اور نعرے لگا کر ان کا پرجوش خیرمقدم کیا۔ شاہ سعود گورنر جنرل کے ہمراہ کل کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔

فلسطین میں مبصرین کی تعداد بڑھانے کا امکان

نیو یارک ... اپریل اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ڈاگ ہیمر شولڈ نے کل اقوام متحدہ کے صدر دفتر میں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ فلسطین میں اقوام متحدہ کے مبصروں کی ... بڑھانے کا سوال زیر غور ہے۔ انہوں نے بتایا کہ شرق اردن کے پانی کا تنازعہ حل کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ وہ عنقریب رپورٹ پیش کرے گی۔

مسٹر غضنفر علی کو واپس بلانے کی خبر کی تردید

نئی دہلی ۱۲ اپریل۔ پاکستانی ہائی کمشنر کے دفتر کے ایک اعلان میں دہلی کے بعض اخبارات کی اس خبر کو بے بنیاد اور شرانگیز قرار دیا ہے کہ پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر غضنفر علیخان کو غالباً واپس بلایا جا رہا ہے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مسٹر غضنفر علی خاں ...

پنڈت نہرو کو پاکستان سے تعلقات کا جائزہ لینے کا مشورہ

نئی دہلی ۱۲ اپریل۔ ہندوستان کے ایوان عام میں آج ایک کمیونسٹ ممبر نے وزیر اعظم پنڈت نہرو کو مشورہ دیا کہ وہ پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات کے سلسلہ میں اپنے تدبر سے کام لیں۔ کمیونسٹ ممبر مسٹر گپتا نے تجویز کیا کہ وزیر اعظم کو ایک بیان کے ذریعہ یہ اعلان کرنا چاہیئے کہ وہ دونوں ملکوں کے تعلقات کا نئے سرے سے جائزہ لینے کے لئے تیار رہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ پارلیمنٹ کے ایوان بالا میں آئندہ جس غیر سرکاری تجویز پر سب سے پہلے بحث ہوگی۔ وہ پاکستان کو امریکی امداد سے متعلق ہے۔ اس میں کہا گیا ہے۔ کہ ملک بھر کی سیاسی جماعتوں کے لیڈروں کی ایک کنونشن میں نئی صورت حال کا جائزہ لیتے ہوئے قوم کے لئے لائحہ عمل تجویز کیا جائے۔

سوویت یونین کا نئے سال کا بجٹ

ماسکو ۱۲ اپریل۔ سوویت یونین کے وزیر خزانہ آج کریملن میں سپریم سوویت کے اجلاس میں سال ۱۹۵۴ء کا بجٹ پیش کرنے والے تھے۔ سپریم سوویت نے اپنے کل کے اجلاس میں جس چھ نکاتی ایجنڈے کی توثیق کی تھی۔ اس میں یہ بجٹ بھی شامل ہے سوویت یونین کی خبر رساں ایجنسی تاس نے خبر دی ہے کہ سوویت یونین کے وزیر اعظم مسٹر مالنکوف نے آج سوویت یونین کے آئین کے مطابق سپریم سوویٹ کو اپنی حکومت کا استعفیٰ پیش کیا معلوم ہوا ہے کہ مسٹر مالنکوف کو نئی حکومت قائم کرنے کی دعوت دی گئی۔ تاس نے یہ بھی خبر دی کہ مالنکوف کو ہدایت کی گئی کہ وہ نئی حکومت کے قیام تک حکومت کے فرائض انجام دیتے رہیں۔

بھارت کیلئے دو ارب ۳۲ کروڑ کی غیر ملکی امداد

نئی دہلی ۱۲ اپریل۔ بھارت کے نائب وزیر خزانہ مسٹر ایم سی شاہ نے آج بھارتی پارلیمنٹ میں انکشاف کیا کہ اب ...

دو تین ماہ کی رخصت پر جا رہے ہیں۔ وہ غالباً یکم مئی کو یہاں سے روانہ ہوں گے۔ اور جولائی کے اواخر میں دوبارہ اپنے فرائض سنبھال لیں گے۔

پاکستان کے تمام بڑے شہروں میں دھوم دھام سے

یوم اقبال منایا گیا!

لاہور ۱۲ اپریل۔ لاہور میں آج یوم اقبال بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ پنجاب یونیورسٹی کے سینٹ ہال میں یوم اقبال کے سلسلے میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے جلسہ کے صدر جسٹس ایس۔ اے رحمٰن نے کہا کہ اقبال کے کلام اور اس پر سر دھننے کی بجائے اس کے مغز فکر کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں میں آج جو انتشار نظر آتا ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارا نصب العین متعین نہیں ہے

مولانا صلاح الدین احمد نے اس موقع پر اقبال کی شاعری میں حرکت اور حرارت کے عنوان سے ایک مقالہ پڑھا۔ صوفی غلام مصطفیٰ تبسم نے اردو ادب میں اقبال کی شاعری کا حصہ کے عنوان سے ایک مقالہ پڑھا۔ مولانا عبدالمجید سالک نے بھی ایک مقالہ پڑھا۔ یہ علامہ اقبال کی سولہویں برسی تھی۔

آج صبح ہزاروں آدمیوں نے علامہ اقبال کے مزار پر فاتحہ پڑھی۔ اور ان کے مزار پر پھولوں کی چادریں چڑھائی گئیں۔

مرکزی مجلس اقبال کی طرف سے لنچ وائی ایم سی اے ہال لاہور میں اردو کے ممتاز ادیب اور شعراء نے یوم اقبال منایا۔ لاہور کی دیگر مقامی انجمنوں نے بھی اس تقریب میں حصہ لیا۔

اے پی پی نے خبر دی ہے کہ پنجاب بھر کے تقریباً تمام بڑے شہروں میں علامہ اقبال کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اور پاکستان کے تخیل کے بانی اور مفکر کی یاد میں جلسے کئے گئے۔

ڈھاکہ میں بھی یوم اقبال کے سلسلے میں ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت مولانا عبدالمجید بھاشانی نے کی۔ اس جلسہ میں ایک قرارداد کے ذریعہ اقبال اکیڈیمی کی ایک شاخ مشرقی پاکستان میں کھولنے کا مطالبہ کیا گیا۔

کشمیر میں مظفر آباد اور دوسرے بڑے شہروں اور بیرونی ممالک میں بھی آج یوم اقبال منایا گیا۔

بم کے دھماکوں سے تین سپاہی زخمی

کساؤلی ۱۲ اپریل کل رات یہاں مسلم کوارٹر کے قریب دو بم پھینکے گئے۔ جن سے پولیس کے دو فرانسیسی اور ایک مراقشی سپاہی زخمی ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ پہلے دھماکے سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ لیکن دوسرا بم سپاہیوں کی ایک جیپ کار پر پھینکا گیا۔ تین افراد کو ہسپتال میں داخل کیا گیا۔

۲۱ نکاتی پروگرام کو عملی جامہ پہنایا جائیگا

ڈھاکہ ۱۲ اپریل۔ مشرقی بنگال کے وزیر صحت مسٹر ابوحسن سرکار نے کہا ہے کہ نئی حکومت عوام کا معیار زندگی بلند کرنے اور اکیس نکاتی پروگرام کو بروئے کار لانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرے گی۔ انہوں نے بتایا کہ متحدہ محاذ کی حکومت نے اب تک اپنے وعدوں کو پورا کرنے کے لئے کئی اقدامات کئے ہیں۔ ادھر مولانا بھاشانی نے کل کومیلا کے ایک جلسے میں اپنا یہ عزم دہرایا کہ وہ اکیس نکاتی پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اپنی تمام قوتیں استعمال کریں گے۔ ایک خبر میں بتایا گیا ہے۔ کہ ضلع جیسور میں ہیضہ اور چیچک نے وبائی صورت اختیار کر لی ہے۔ حکومت پر الزام لگایا گیا ہے کہ وہ اب تک موثر اقدامات کرنے میں ناکام رہی ہے۔ مشرقی بنگال میں انتقال خون کے مزید پانچ مرکز قائم کئے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں ضروری عملے کو تربیت دی جا رہی ہے۔

۴۳ ایرانی ڈوب گئے

تہران ۱۲ اپریل۔ کل خلیج فارس میں ایک کشتی الٹ جانے سے ۴۳ ایرانی غرق ہو گئے ایک آدمی کو بچا لیا گیا ہے۔ یہ کشتی کویت جا رہی تھی۔ کہ راستے میں طوفان کی زد میں آگئی۔ ایرانی حکام نے بتایا ہے کہ یہ کشتی غالباً آبادان سے چوری چھپے ایرانی مزدوروں کو کویت لے جا رہی تھی۔ خیال ہے کہ اب تک ۶۰ ہزار مزدوروں کو کویت لے جایا گیا ہے۔

وزیر اعظم ۲۶ اپریل کو کولمبو جائینگے

کراچی ۱۲ اپریل۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی ایشیائی وزرائے اعظم کی کولمبو کانفرنس میں شرکت کے لئے ۲۶ اپریل کو کولمبو روانہ ہو رہے ہیں۔ کانفرنس ۲۸ اپریل کو شروع ہو رہی ہے۔

* تک ہندوستانی غیر ملکی امداد کے طور پر ۲ ارب ۳۲ کروڑ روپے کی امداد وصول کر چکا ہے۔ اس میں امریکہ کی ۱۷ کروڑ ڈالر کی امداد بھی شامل ہے۔